رہنماؤں کے مفروضات کے اُلٹ ہیں اور ان سے ہر اُس "چوپان" (Pastor) کے دل میں خوف پیدا ہونا چاہیے جو اگلے اتوار کے وعظ کو اس مفروضہ مشترکہ عقیدے پر مبنی رکھنا چاہتا ہے کہ یہاں درست اور نادرست بہت واضح ہے۔

برطانیہ: چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے پہلے پاکستانی قسیس کا تقرّر

بریڈفورڈ (انگلستان) کی آبادی کا تقریباً تین چوتھائی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ان کی اکثریت کا تعلق برصغیر سے ہے۔ ایک وقت یہاں کے لارڈ میئر بھی پاکستان نژاد تھے۔ بریڈفورڈ میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسیحی بھی آباد ہیں۔ حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ نے یہاں ایک پاکستانی ریورنڈ جیفری پیٹرز کا تقرر بطور قسیس کیا ہے۔ ریورنڈ پیٹرز کا تعلق پشاور سے ہے۔ وہ دس سال پہلے انگلستان گئے تھے۔ انگلستان جانے سے پہلے وہ ایک ڈپلومیٹ تھے۔

ریورنڈ جیفری نے اپنے تقرّر کے بعد کہا کہ "میں یہاں اپنے لوگوں کی خدمت کے لیے آیا ہوں، جو پاکستانی ہیں۔ میں مختلف ثقافتوں اور مذہبوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی کو مسیحی بنانے یہاں نہیں آیا کیوں کہ میں مبشّر نہیں ہوں۔" (روزنامہ دی نیوز، راولپنڈی - ۳ اگست ۱۹۹۲ء)

متفرّق

بحیرہ مردار کے قدیم مخطوطات پر جدید "تحقیق"

تقریباً نصف صدی قبل چالیس اور پچاس کے عشروں میں بحیرہ مردار کے قریب غاروں میں بائبل کے جو مخطوطات حاصل ہوئے تھے، ان کے بارے میں محققین کی رائے ہے کہ یہ ۲۰۰ ق-م اور ۵۰ عیسوی کے درمیان لکھے گئے تھے۔ مخطوطات بیت المقدس میں مختلف قوموں کے منتخب اہل علم کی تحویل میں رکھے گئے ہیں۔ ان سے استفادہ اور ان پر تحقیق از حد محدود رہی ہے۔ کیلی فورنیا کے بعض اہل علم نے ستمبر ۱۹۹۱ء میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ ان مخطوطات پر منتخب علماء کی اجارہ داری توڑ دی جائے گی۔ بعض ماہرین کی رائے میں مخطوطات کو عام اہل تحقیق سے چھپائے رکھنا اور وسیع طبقے کے

استفادے کے لیے ان کے تراجم کی اشاعت میں تاخیر بدنیتی پر مبنی ہے۔

کیلی فورنیا اسٹیٹ یونیورسٹی (لانگ بیچ) کے شعبہ "مذاہب مشرقِ وسطیٰ" کے پروفیسر رابرٹ ایزمین نے مخطوطات کا مطالعہ کیا ہے اور اُن کی تحقیقات کے نتائج نے علمی دُنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ ان کے اخذ کردہ نتائج کے مطابق حضرت یسوع مسیح کو "صلیب" دیے جانے کا عقیدہ ایک قدیم یہودی فرقے کی اختراع ہے۔ اُن کا مطالعہ اس متنازعہ نظریے کی تائید کرتا ہے کہ بحیرہ مردار کے مخطوطات کا مصنّف ایک یہودی مذہبی تحریک سے تعلق رکھتا تھا جس نے ابتدائی مسیحی نظریات کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ عیسائیت میں ایسے "مسیح موعود" کا تصوّر پیدا ہوا جو مصائب برداشت کرتے ہوئے جان دے دیتا ہے۔ ورنہ ابتدائی یہودیت میں ایسے مسیح کا عقیدہ عام تھا جو ایک عظیم الشان بادشاہ اور اسرائیل کے غلبے کے لیے مامور ہوگا۔

"اسلام اور مسیحیت میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔"

امریکی شعبہ اطلاعات اسلام آباد کے زیر اہتمام ٹیلی پریس کانفرنس کے شرکاء اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ "اسلام اور مسیحیت میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔" ۲۸ جولائی ۱۹۹۲ء کی اس ٹیلی پریس کانفرنس کا موضوع تھا۔ "اسلام عہد حاضر میں: امریکی زندگی اور ثقافت پر (اس کے) اثرات"۔ موضوع کے حوالے سے امریکی اور پاکستانی چاروں شرکاء مسلمان تھے۔ امریکی شرکاء میں مساجد کی عالمی سپریم کونسل کے رُکن امام وارث دین محمد اور ڈیوک یونیورسٹی میں اسلامیات کے اُستاد ڈاکٹر ونسنٹ جوزف کارنیل شامل تھے۔ امام وارث دین محمد مقامی امریکی مسلمانوں کے معروف رہنما ہیں۔ ڈاکٹر کارنیل نومسلم ہیں جنھوں نے بیس سال پہلے اسلام قبول کیا تھا اور اُن کا اسلامی نام منصور المجاہد ہے۔

اسلام آباد سے جن شرکاء نے ٹیلی پریس کانفرنس میں حصہ لیا ان میں ادارہ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد) کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری اور جوڈیشل اکیڈمی اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر انور۔ ایچ۔ صدیقی شامل تھے۔

ڈاکٹر ونسنٹ جوزف کارنیل نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ "حقیقی امریکی اسلام کی تعریف ابھی ہونی ہے۔ مسلمان تارکینِ وطن عیسائی فلسفے کو نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ مسلمان مراکز کے مقرّرین بھی امریکی معاشرے کی مسیحی بنیاد سے پوری طرح آگاہ نہیں۔ مسلمان مذاہب کا تقابلی مطالعہ نہیں کرتے اور اُنھیں امریکہ میں حکومت کے کردار کے بارے میں بھی غلط فہمی ہے۔"

ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری نے اپنے ابتدائی کلمات میں کہا کہ "مسلمان امریکی زندگی کا اہم حصہ بن